بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGU. No. L. 5254

فون نمبر ۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۱ تبوک ۱۳۳۹ ہش | ۱۱ ستمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۰۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۰ ستمبر بوقت سوا نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی تھی اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

پاکستان نے ہاکی میں بھارت کو شکست دیکر اولمپک کا طلائی تمغہ حاصل کر لیا

میچ کا واحد گول پہلے نصف کے بارھویں منٹ میں پاکستانی کھلاڑی نصیر احمد نے کیا

روم ۱۰ ستمبر۔ پاکستان نے کل ہاکی میں بھارت کو ایک گول سے شکست دیکر اولمپک کا طلائی تمغہ حاصل کر لیا۔ میچ کا واحد گول پہلے نصف کے بارھویں منٹ میں پاکستانی لفٹ اِن نصیر احمد نے کیا۔ کھیل میں صرف چند مواقع کے سوا پاکستان کا پلہ برابر بھاری رہا۔ پاکستان کے ہاتھوں شکست کے بعد بھارت کو چاندی کا تمغہ ملا ہے۔ کانسی کا تمغہ سپین کو ملا ہے۔ جس نے برطانیہ کو ایک کے مقابلہ میں دو گول سے شکست دی ہے۔ فائنل میچ دیکھنے کے لئے تین ہزار تماشائی موجود تھے۔ اور ان میں بڑا جوش پھیلا ہوا تھا۔ تماشائیوں میں پاکستان کے سفیر مسٹر ایس کے دہلوی، بھارت کے سفیر مسٹر سندر لکسرا اور ان کی بیوی بھی شامل تھیں کھیل کے دوران میں کئی دفعہ مجمع کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے مسرت کے ساتھ تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ جب پاکستانی ٹیم کی فتح کا اعلان کیا گیا تو پاکستانی کھلاڑی کئی منٹ تک اچھلتے کودتے اور مسرت انگیز نعرے لگاتے رہے۔ پاکستانی ٹیم کے کپتان حمیدی کو طلائی تمغہ انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی کے صدر نے پیش کیا۔ اس موقعہ پر پاکستانی ٹیم کی مسرت اور شادمانی کا منظر قابل دید تھا۔ کل گراؤنڈ کی حالت نہایت خراب تھی۔ اس گراؤنڈ پر اولمپک کھیلوں کی اثناء میں کوارٹر فائنل اور سیمی فائنل میچ بھی ہوئے لیکن پچ کی حالت جتنی کل خراب تھی۔ اس سے پیشتر اس کا کبھی مظاہرہ نہیں ہوا۔ کل کھیل میں جن پاکستانی کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ وہ عبد الرشید۔ بشیر احمد عاطف۔ غلام رسول۔ انور۔ حبیب علی۔ نور عالم عبد الحمید (کپتان) عبد الوحید نصیر احمد اور مطیع اللہ ہیں — بھارتی ٹیم کے ارکان کے نام یہ ہیں لکشمی شنکر۔ پرتھی۔ پال سنگھ۔ جمن لال۔ لیسلی کلاڈیس (کپتان) جوزف انٹک۔ جہندر لال جوگندر سنگھ۔ پیٹر جان۔ جسونت سنگھ۔ ادھم سنگھ بھولا۔ رگھبیر۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

چھوٹی صنعتوں کی ترقی کیلئے ۷½ کروڑ روپے کا جامع منصوبہ

نئی صنعتوں کے قیام کیلئے نجی صنعت کاروں کی حوصلہ افزائی کیجائیگی

لاہور ۱۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے چھوٹی صنعتوں کی ترقی کے لئے سرمایہ کاری کا ایک خاص شیڈول قائم کر دیا ہے۔ صدارتی کابینہ کی منظوری حاصل ہونے کے بعد اس پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ یہ شیڈول مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کے اجلاس میں تیار کیا گیا ہے جس میں چھوٹی صنعتوں کو بھی نمائندگی حاصل تھی۔ اطلاع ملی ہے کہ جس حد تک چھوٹی صنعتوں کی تعداد اور اقسام کا تعلق ہے۔ سرمایہ کاری کا یہ شیڈول بڑا جامع ہے اسکے مطابق نجی صنعت کاروں کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ تاکہ وہ نئی صنعتیں قائم کریں۔ اور موجودہ صنعتوں کی توسیع کی طرف توجہ منعطف کریں۔ مشرقی پاکستان، مغربی پاکستان اور کراچی کی چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشنوں کو بھی اس شیڈول پر عمل درآمد کے لئے اہم فرائض سونپے جائیں گے۔ شیڈول کے مطابق چھوٹی صنعتوں کے قیام کے لئے ۷ کروڑ ۳۱ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کی حد مقرر کی گئی ہے۔ اس میں پانچ کروڑ روپے کا زر مبادلہ بھی شامل ہے۔ باقی ماندہ رقم پاکستانی روپے کی شکل میں خرچ کی جائے گی۔ پاکستان کی چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن قرضے دے کر اور بعض جگہ صنعتیں قائم کر کے شیڈول پر عمل درآمد کرنے میں مدد دے گی۔ پاکستان کی چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن امریکہ کے ترقیاتی قرضہ فنڈ سے حاصل ہونے والی رقم بھی بطور قرض تقسیم کریگی یہ رقم کارپوریشن کے علاقائی دفتروں میں نوبت بہ نوبت دی جائے گی۔ تاکہ وہ اس رقم سے ایسی صنعتیں قائم کریں۔ جو شیڈول میں مندرج ہیں۔ اس جگہ اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ مرکزی حکومت نے بڑی اور درمیانی قسم کی صنعتوں کا ایک شیڈول گزشتہ فروری میں تیار کیا تھا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے وقف جدید کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور احباب کو توجہ دلائی کہ وہ خاص جد و جہد سے کام لیکر اس بابرکت تحریک کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی کوشش کریں۔ آخر میں آپ نے نماز باجماعت کے خصوصی التزام کی طرف بھی توجہ دلائی۔

پاکستان کا ایک اور دستہ کانگو جائیگا

کراچی ۱۰ ستمبر۔ کل رات سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے کانگو میں اقوام متحدہ کی فوج کے لئے موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی کا ایک دستہ بھیجنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ پاکستان کا یہ دوسرا فوجی دستہ ہے جو کانگو بھیجا جا رہا ہے اور اسے بھیجنے کا فیصلہ اقوام متحدہ کی درخواست پر کیا گیا ہے۔ اس دستے میں ۳۰۰ کے قریب جوان ہونگے

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

ایک حوالہ

مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی نے الفضل پر یہ الزام لگایا ہے کہ اس نے کہا ہے کہ آپ کی کتاب "محض قادیانی مذہب" مصنفہ پروفیسر الیاس برنی کی نقل ہے حالانکہ اگر یہ الزام ہے تو سب سے پہلے خود آپ نے ہی اور آپ کے بعد معاصر "نوائے وقت" نے یہ الزام لگایا تھا جیسا کہ ہم پہلی قسط میں اس کا حوالہ دے چکے ہیں تاہم ہم نے اس پر اکتفا نہیں کیا تھا بلکہ ہم نے بعض حوالے دے کر ثابت کیا تھا کہ مولانا ندوی کا یہ دعوےٰ کہ انہوں نے اصل کتب دیکھکر حوالے دئے ہیں۔ صحیح نہیں ہے چنانچہ ہم نے اپنے اداریہ میں ایک نہایت واضح مثال اس کی پیش کی تھی۔ اس اداریہ کا متعلقہ حصہ ہم یاد دہانی کے لئے ایک بار پھر ذیل میں نقل کرتے ہیں اور مولانا سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس کا جواب دیں اور ملک نصراللہ خاں عزیز مدیر ایشیا سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ جلد یا بدیر مولانا سے اس کا بھی جواب لے کر ایشیا میں شائع فرمائیں گے تاکہ حقیقت حال سب پر واضح ہو جائے الفضل کے اداریہ کا متعلقہ حصہ حسب ذیل ہے:۔

فاضل مصنف اسی "حرف گفتنی" میں صفحہ ۱۰ پر فرماتے ہیں:۔

"عبارتیں (جن کا کتاب میں حوالہ دیا گیا ہے) پوری احتیاط کے ساتھ اپنے صحیح ماخذ سے نقل کی گئی ہیں۔"

ان باتوں سے واضح ہے کہ آپ کو اپنی تحقیقات کے متعلق کافی حسن ظن ہے اور اس صفحے جن نتائج پر آپ پہنچے ہیں ان کی بنیاد بڑی محکم ہے ذیل میں ہم مثال کے طور پر ایک بات درج کرتے ہیں جس سے آپ کے اس دعوے کی تصدیق یا تردید ہو جاتی ہے اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ نے کہاں تک دیانت و امانت سے کام لے کر "احمدیت" کو صحیح زاویوں سے سمجھنے کی واقعی کوشش کی ہے۔ آپ اپنی کتاب کے باب سوم کی فصل دوم میں "انگریزی حکومت کی تائید و حمایت اور جہاد کی ممانعت" کے زیر عنوان ایک ذیلی سرخی "انگریزی حکومت کے رضاکار اور جاسوس" کے تحت صفحہ ۱۳۹ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح ملا عبدالحلیم اور نور علی قادیانی کے پاس سے ایسی دستاویزیں اور خطوط برآمد ہوئے جن سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ افغانی حکومت کے غدار اور انگریزی حکومت کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں۔ اخبار الفضل نے افغانی اخبار "امان افغان" کے حوالہ سے اس اطلاع کو فخریہ شائع کیا۔ وہ لکھتا ہے:

"افغان گورنمنٹ کے وزیر داخلہ نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے" کابل کے دو اشخاص ملا عبدالحلیم چہار آسیانی ملا نور علی دوکاندار قادیانی عقائد کے گرویدہ ہو چکے تھے اور لوگوں کو اس عقیدہ کی تلقین کر کے انہیں اصلاح کی راہ سے بھٹکا رہے تھے۔ جمہور رعیت نے ان کی اس حرکت سے مشتعل ہو کر ان کے خلاف دعوےٰ دائر کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجرم ثابت ہو کر عوام کے ہاتھوں پنجشنبہ ۱۱ رجب کو عدم آباد پہنچائے گئے ان کے خلاف عرصہ سے ایک اور دعوےٰ دائر ہو چکا تھا۔ اور مملکت افغانیہ کے مصالح کے خلاف غیر ملکی لوگوں کے سازشی خطوط ان کے قبضہ سے پائے گئے جن سے پایا جاتا ہے کہ وہ افغانستان کے دشمنوں کے ہاتھوں بک چکے تھے اس واقعہ کی تفصیل مزید تفتیش کے بعد شائع کی جائے گی" (امان افغان)

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۲۵ء)

اب ذرا الفضل ۳ مارچ ۱۹۲۵ء کا پرچہ نکال کر دیکھئے اور حیرت سے دیکھئے کہ جس چیز کو مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی نے اپنے نتیجہ کی بنیاد کے لئے پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ اخبار الفضل نے افغانی "امان افغان" کے حوالہ سے اس اطلاع کو فخریہ شائع کیا ہے۔ اس کو اخبار الفضل نے درج کر کے اس پر کیا نوٹ تحریر کیا ہے۔ ذیل میں وہ نوٹ درج کیا جاتا ہے:۔

"الفضل۔ حکومت افغانستان نے ملامت سے بچنے کے لئے اب نئے نئے حیلے تراشے ہیں۔ ایک تو غریب احمدیوں کو اس بات کا مجرم ٹھہرایا ہے کہ وہ لوگوں کو اپنے عقیدہ کی تلقین کر کے مشتعل کرتے تھے۔ حالانکہ قطع نظر اس بات کے کہ اشاعت عقیدہ اسلام میں جرم نہیں اس قسم کا کوئی واقعہ قابل بیان نہیں ہوا اور نہ کبھی ایسی شکایت اس سے پہلے کی گئی۔ اور نہ کوئی فساد اس خصوص کا اٹھا ہے۔

دوم ان پر سازشی خطوط کا الزام لگا دیا۔ جس کا کوئی ثبوت نہیں دیا جا سکا۔ حالانکہ دراصل کوئی ثبوت نہیں۔ وزیر صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ بعد تفتیش کے تفصیل شائع ہو گی۔ تو کیا سنگساری قبل از تفتیش کر دی ہے۔ جس حکومت میں ایسی وحشیانہ سزائیں محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے جائز سمجھی جائیں۔ اس میں چند سازشی خطوط کا بنا کر مرحومین کے ماتھے مڑھ دینا آسان ہے۔ بہتر تھا کہ پہلے سازشی خطوط کے متعلق کا فیصلہ کیا جاتا۔ قبل از فیصلہ مقدمہ سزا کا اجرا حکومت افغانستان ہی کی خصوصیات سے ہے۔ ہم مفصل پھر لکھیں گے۔ بہرحال بعض لوگ جو یہ کہہ رہے تھے کہ خبر صحیح نہیں ان کو خبر کی تصدیق تو ہو گئی۔ اور شہدا کے صحیح نام بھی معلوم ہو گئے (مولانا عبدالحلیم اور قاری نور علی)۔۔ مولوی عبدالحلیم صاحب کی عمر ۶۰ سال تھی اور وہ بالکل گوشہ نشین تھے حتیٰ کہ اپنے گھر کے کاروبار سے بھی دستکش تھے اور قاری صاحب کابل میں صابون فروش تھے ۲۵-۲۸ سالہ نوجوان تھے۔ سادگی بشرہ سے عیاں تھی۔ دونوں کی سیاسیات یا کسی شورش انگیزی یا اشتعال دہی سے متہم نہیں کیا جا سکتا۔"

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۲۵ء)

اس نوٹ کو غور سے پڑھئے۔ الفضل تو یہ کہہ رہا ہے "امان افغان" کا بیان سراسر غلط ہے محض اپنے بچاؤ کے لئے یہ بیان دیا ہے اور تفتیش سے پہلے ناحق بےگناہوں کو شہید کیا ہے۔ مگر مولانا فرماتے ہیں کہ الفضل نے اس اطلاع کو فخریہ شائع کیا ہے اور مولانا اسی سے خود ہی یہ غلط نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ وہ دیکھانا

"ملا عبدالحلیم اور ملا نور علی قادیانی کے پاس سے ایسی دستاویزیں اور خطوط برآمد ہوئے جن سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ افغانی حکومت کے غدار اور انگریزی حکومت کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں۔"

اللہ اللہ یہ ہے شان تحقیق جس پر ہمارے ان معتمد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ و رکن عربی اکاڈیمی دمشق کو ناز ہے۔ کیا سید صاحب کے پاس افغانی اخبار "امان افغان" کے بیان کا کوئی ثبوت ہے۔ اگر ہے تو انہیں چاہیئے تھا کہ اسے پیش کرتے

اب معاملہ دو صورتوں سے خالی نہیں ہے یا تو فاضل مصنف نے الفضل کا اصل حوالہ نکال کر نہیں دیکھا اور محض پروفیسر الیاس برنی کی کتاب سے نقل کر دیا ہے اور ہر حوالہ براہ راست دیکھنے کا دعوےٰ غلط ہے اور یا اگر آپ نے براہ راست یہ حوالہ دیکھا ہے تو پھر آپ نے دیدہ و دانستہ شہادت کو چھپایا ہے اور ناواقف کو احمدیت کے متعلق غلط تصور دینے کی عمداً کوشش کی ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱)۔ خاکسار کا لڑکا امجد حسین کوئٹہ میں بیمار ہے اس کی ریڑھ کی ہڈی سے پانی لیا گیا۔ جس کی وجہ سے بچہ کافی نڈھال ہو چکا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے دردمندانہ درخواست ہے۔

(خاکسار ملک خادم حسین۔ ربوہ)

(۲)۔ خاکسار گردہ کی تکلیف کی وجہ سے ملٹری ہسپتال لاہور چھاؤنی میں زیر علاج ہے۔ غالباً اپریشن ہو گا۔

بزرگان سلسلہ اور احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے کامل شفا عطا فرمائے۔

(خاکسار نذیر احمد، ہیڈ جرنل لاہور چھاؤنی)

اعانت الفضل

مکرم خان فدا محمد خانصاحب بی اے پنشنر حال سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے مبلغ ۲۴/- روپے بطور اعانت الفضل عنایت فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خان صاحب موصوف کی روحانی اور دنیوی مشکلات کو دور فرمائے اور انہیں مزید خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

(مینیجر الفضل)

★

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

قرآن مجید نسخ سے کلیۃً پاک ہے۔

پس اس آیت کے یعنی لو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً کے معنے یہ ہیں۔ کہ قرآن کریم کی کوئی دو آیتیں ایک دوسری کے خلاف نہیں۔ اور کوئی دو آیتیں آپس میں مختلف اور متضاد نہیں ہیں۔ اور قرآن کریم میں کوئی ایک آیت بھی ایسی نہیں جس میں اختلاف کثیر ہو۔ اور اسے دوسری آیت سے تطبیق نہ دی جا سکتی ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ جو آیت کسی کی سمجھ میں نہ آئی۔ اور وہ اس کو دوسری آیت سے تطبیق نہ دے سکا۔ اس نے کہہ دیا کہ یہ منسوخ ہے اور اس کی فلاں آیت ناسخ ہے۔ اور ناسخ منسوخ آیات کی تعداد کی کمی و بیشی خود اس عقیدہ کے بطلان پر ایک واضح دلیل ہے۔ چنانچہ

ہمارا یہ چیلنج ہے

کہ اگر قرآن کریم میں کوئی ناسخ اور منسوخ آیات ہیں۔ تو وہ ہمارے سامنے پیش کی جائیں۔ اگر ہم ان کی صحیح تطبیق (جو کہ لغت عرب کے عین مطابق ہو) نہ دے سکیں۔ تو پھر اس شخص کو ایسا کہنے کا حق ہوگا۔ ہمیں تو خدا تعالےٰ کے فضل سے کوئی ایک آیت بھی منسوخ نظر نہیں آتی۔ لیکن لوگ اپنی

بے وقوفی اور بے عقلی

کا اقرار نہیں کرتے۔ اور قرآن کریم کی آیات کو ناسخ و منسوخ گرداننا شروع کر دیتے ہیں۔ ان آیات میں سے جو منسوخ سمجھی جاتی ہیں۔ ایک یہ آیت بھی ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین۔ دین کے بارے میں کسی قسم کا جبر نہیں ہے۔ ہر شخص کا اللہ تعالےٰ سے معاملہ ہے۔ دوسری طرف لوگوں نے جہاد کی آیات کو دیکھا۔ تو انہوں نے بغیر سوچے سمجھے کہنا شروع کر دیا کہ لا اکراہ فی الدین والی آیت منسوخ ہے۔ حالانکہ جہاد کی اجازت جن حالات میں دی گئی تھی۔ وہ بالکل اور تھے اللہ تعالےٰ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اُذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللّٰہ علیٰ نصرھم لقدیر کہ ہم نے ان لوگوں کو جہاد کی اس لئے اجازت دی ہے۔ کہ اگر اب یہ اپنا دفاع نہیں کرینگے تو دشمن ان کو نیست و نابود کر دے گا۔ اس لئے بطور دفاع ان کو اجازت دی گئی ہے لیکن بعد میں آنے والے لوگوں نے صحابہؓ کے حالات کو نظر انداز کرتے ہوئے یہ کہنا شروع کر دیا کہ لا اکراہ فی الدین والی آیت منسوخ ہو گئی ہے۔ حالانکہ مذہب کے لئے کسی کو مجبور کرنا کتنی

اخلاق سے گری ہوئی بات

ہے۔ جو مذہب زور اور طاقت سے پھیلایا جائے۔ کیا وہ بھی مذہب کہلانے کا حقدار ہے۔ اور کیا اس کے ساتھ کسی کو کوئی محبت اور لگاؤ پیدا ہو سکتا ہے۔ آج دنیا کی مادہ پرست حکومتیں بھی مذہب میں ظاہری طور پر دخل اندازی کو برا سمجھتی ہیں۔ بلکہ حال ہی میں نے کانگرسی لیڈروں سے دریافت کرایا ہے کہ آزاد ہند میں مذہب تبدیل کرنے کی اجازت ہوگی یا نہیں۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے پہلے تو یہ کہا کہ بہت نازک وقت ہے۔ اس وقت اس قسم کا سوال نہیں اٹھانا چاہیئے۔ اور گاندھی جی نے بھی ٹالنے کی کوشش کی لیکن پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے لکھ دیا۔ کہ آزاد ہند میں کوئی وجہ نہیں کہ تبدیلی مذہب کی اجازت نہ ہو۔ اس کے بعد گاندھی جی اور مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے بھی اس کی تصدیق کر دی۔ پس لا اکراہ فی الدین اسی طرح قائم ہے۔ اور اسلام

مذہب میں دخل اندازی

کی اجازت نہیں دیتا۔ اسی طرح باقی ناسخ و منسوخ آیات بھی اسی قسم کی ہیں۔ ان میں بھی صرف تطبیق دینے کی ضرورت ہے۔

تعویذ اور دم

ایک دوست نے سوال کیا کہ تعویذ اور دم کے متعلق ایک طرف تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ منع ہیں اور دوسری طرف ان کے جواز کا بھی پتہ لگتا ہے۔ یہ اختلاف کیوں ہے۔

فرمایا:۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض چیزوں میں فائدہ بھی ہوتا ہے اور مضرت بھی۔ قرآن کریم میں شراب کے متعلق آتا ہے کہ اس میں نفع بھی ہے اور نقصان بھی۔ اور نقصان نفع سے زیادہ ہے۔ اس لئے اس سے خدا تعالےٰ نے منع کر دیا۔ لیکن جس کے لئے ڈاکٹر مشورہ دیتا ہے۔ کیا تم اسے برانڈی لا کر دیتے ہو یا نہیں۔ اسی طرح اعصابی کمزوریوں میں بھی ڈاکٹر شراب استعمال کراتے ہیں۔ لیکن چونکہ شراب کی مضرتیں زیادہ ہیں اور منافع کم ہیں۔ اس لئے قرآن کریم نے اس کی صرف بحالت مجبوری اجازت دی ہے۔

جوا اور لاٹری

بھی اسی لئے منع ہیں۔ کہ ان کا نقصان زیادہ ہے اور فائدہ کم ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جوا بازی سے قبل بعض لوگ اچھے مالدار تھے۔ اور نہایت آرام کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن چند ماہ کے اندر اندر وہ بالکل مفلس و کنگال ہو گئے۔ اور کئی کئی دن کے فاقہ تک نوبت آ گئی۔ اور لاٹری جو ہے اس میں بھی اکثر روپیہ ضائع ہوتا ہے اور اگر کسی کو مل جائے۔ تو وہ چونکہ بغیر محنت کے ملتا ہے۔ اس لئے اسے نہایت بے دردی کے ساتھ خرچ کرتا ہے۔ وہ کئی بری عادتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور دماغی طور پر بھی اس میں سوچنے کی عادت کم ہو جاتی ہے۔ بہرحال یہ دونوں چیزیں اپنے اندر نقصان زیادہ رکھتی ہیں۔ اور منافع کم رکھتی ہیں۔ یہی حال تعویذ اور گنڈے کا ہے۔

یہ مسمریزم کی ایک قسم ہے

کمزور طبیعت پر اس کا ایسا اثر پڑتا ہے کہ اس کا مٹانا مشکل ہوتا ہے۔ اور اعصاب سے جو بیماریاں تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں تعویذ اور دم کا اثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اعصابی بیماری والا یہ سمجھتا ہے کہ اسے ایک ایسی چیز مل گئی ہے۔ جو اس کی حفاظت کر سکتی ہے بعض عورتیں باری کے بخار میں بھی تعویذ گنڈے وغیرہ سے کام لیتی ہیں۔ اور جس بچے کو تپ آتا ہو۔ اس کی چارپائی پر چرخہ رکھ دیتی ہیں۔ اور کہتی ہیں تم بے شک باہر جا کر کھیلو۔ آج تمہیں بخار نہیں ہوگا۔ بلکہ چرخے کو بخار ہوگا۔ چنانچہ بچہ سارا دن باہر کھیلتا رہتا ہے۔ کیونکہ ذہنی طور پر وہ یہ سمجھتا ہے کہ مجھے آج بخار نہیں ہوگا گویہ چیز ایک حد تک اعصابی کمزوری والوں کو فائدہ دیتی ہے۔ لیکن اس طرح ان کی قوت واہمہ بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور قوت ارادی کمزور ہوتی جاتی ہے۔

یہ صحیح ہے

کہ اس خیال کے پیدا ہونے پر کہ میں اب بیمار نہیں رہا۔ یا میں بالکل اچھا ہو جاؤں گا۔ کچھ طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ طاقت بیماری پر بسا اوقات غالب آ جاتی ہے۔ اور بیمار تندرست ہو جاتا ہے۔ مگر اس طرح دل اور دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اس کا اثر آگے اولاد پر پڑتا ہے۔ اور اس سے قوت عملی اور قوت مقابلہ آہستہ آہستہ مٹ جاتی ہے۔ اور ہر موقعہ پر وہ بجائے علاج کرنے کے تعویذ اور دم کی طرف دوڑتے ہیں۔ جو کہ ہر حالت میں مفید نہیں ہو سکتا مگر بعض اوقات مجبوری میں جبکہ کوئی اور علاج میسر نہ آ سکتا ہو۔ اگر اس سے کام لے لیا جائے تو حرج نہیں۔ لیکن اسے تعویذ لکھنے والوں کی بزرگی کی علامت قرار دینا جائز نہیں۔

فرمودہ ۱۸ مئی ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

نماز کی شرائط اور اس کے آداب کو ہمیشہ ملحوظ رکھو

فرمایا:۔ ایک صاحب نے اعتراض کیا ہے کہ بعض لوگ مجلس میں آگے بیٹھنے کے لئے سنتیں پڑھنے والوں کے اوپر سے کود کر آگے گزر جاتے ہیں۔ اس

اعتراض کے ۲ پہلو

ہیں۔ ایک یہ کہ بعض لوگ سنتیں احتیاط اور وقار سے نہیں پڑھتے بلکہ جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ تا کہ ہم آگے بیٹھ سکیں۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ بعض سنتیں پڑھنے والے لمبی سنتیں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو انہیں کود کر آگے گزرنا پڑتا ہے۔ پہلی بات کے متعلق تو میں دو دفعہ بتا چکا ہوں کہ یہ طریق درست نہیں۔ نماز تو خدا تعالےٰ کے دربار میں حاضری ہے۔ اس دربار سے نکلنے کے لئے جلدی کیوں کی جائے۔ پس چاہیئے کہ

وقار اور سکون کے ساتھ نماز ادا کی جائے

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے صحابہؓ کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔ باہر سے ایک شخص آیا اور اس نے جلدی جلدی نماز پڑھنی شروع کر دی۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو آپ نے فرمایا تم پھر نماز پڑھو۔ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ اس نے پھر اسی طرح جلدی جلدی نماز پڑھی۔ آپ نے پھر فرمایا۔ کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی

پھر نماز پڑھو۔ پھر اس نے اسی طرح جلدی جلدی نماز پڑھی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی پھر نماز پڑھو۔ اس شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے تو اسی طرح آتی ہے آپ نے فرمایا۔ جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو۔ تو پہلے سورہ فاتحہ آہستہ آہستہ سوچ سمجھ کر پڑھو جب وہ پڑھ چکو تو اس کے بعد کوئی سورت جو تمہیں آتی ہو وہ پڑھو۔ پھر رکوع کرو۔ اور رکوع میں نہایت سکون کے ساتھ تسبیح کرو اسکے بعد سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور نہایت اطمینان سے ربنا لک الحمد کہو۔ پھر اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرو۔ اور کچھ وقفہ کرو پھر دوسرا سجدہ کرو۔ اسی طرح

آہستگی سے اپنی تمام نماز ادا کرو

پس نماز کا ہر رکن ٹھہر ٹھہر کر اور سوچ سمجھ کر ادا کرنا چاہیئے۔ نماز کوئی چٹی نہیں کہ صرف ظاہری طور پر حکم پورا کر دیا جائے۔ بلکہ نماز اللہ تعالےٰ سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔ اور جب کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو گویا وہ لقاء کے مقام پر کھڑا ہوتا ہے۔ اگر وہ یہ نہیں سمجھتا بلکہ صرف حکم پورا کرنے کے لئے ٹکریں مارتا ہے تو ایسی نماز سے اسکے دل کی صفائی کیسے ہو سکتی ہے اللہ تعالےٰ نے نماز تو ہمارے ہی فائدہ کے لئے بنائی ہے کہ ہم اس کے دربار میں حاضر ہوں اور اس سے اپنے روحانی مدارج کی بلندی کے لئے التجاد کریں اور اپنی کمزوریوں اور سستیوں کی معافی مانگیں۔ تاکہ ہمارا دین اور ہماری دُنیا دونوں اس کی رضا کے ماتحت ہوں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنی ملاقات کے لئے ہمیں یہ رستہ بتایا ہے۔ اس کے احسان کی بے قدری نہیں کرنی چاہیئے۔ نماز میں بندہ اپنے آقا سے ملاقات کرتا ہے۔

اسکا ایک ثبوت یہ ہے

کہ نماز ختم کرنے کے بعد ہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہیں جس طرح باہر سے آنیوالا السلام علیکم کہتا ہے۔ اسی طرح نماز پڑھنے والا گو جسمانی لحاظ سے مسجد میں بیٹھا ہوتا ہے۔ لیکن روحانی لحاظ سے وہ اللہ تعالےٰ کے دربار میں گیا ہوا ہوتا ہے۔ جب وہاں سے واپس آتا ہے تو السلام علیکم کہہ کر اپنی واپسی کی اطلاع دیتا ہے۔ پس نماز عمدگی اور آہستگی سے پڑھنی چاہیئے۔

نماز تبھی انسان کو فائدہ دیتی ہے

جب کہ اس کے تمام شرائط کو مدنظر رکھا جائے۔ اگر کوئی انسان دوائی پیتا چلا جائے لیکن ڈاکٹر نے جو پرہیز بتایا ہے وہ نہ کرے تو وہ دوائی اسے کوئی فائدہ نہیں دے گی

جو لوگ کود کر آگے آتے ہیں وہ کس لئے آتے ہیں۔ اسی لئے آتے ہیں کہ وہ میری باتیں سنیں لیکن وہ ایک طرف سے نقصان کرتے ہیں اور دوسری طرف سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کون عقلمند کہہ سکتا ہے وہ نماز کو اس لئے جلدی جلدی ختم کرتے ہیں کہ میری باتیں آگے بیٹھ کر سن سکیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی مجلس کو چھوڑ کر میری مجلس میں آنا ان کے لئے کب فائدہ مند ہو سکتا ہے کوئی شخص ایک روپیہ دے کر دوسرے سے ایک روپیہ لے تو کیا وہ خوش ہوگا کہ میں نے دوسرے آدمی سے ایک روپیہ لے لیا پس

نماز کی اصل غرض کو مدنظر رکھو

اور سنوار کر اور سمجھ کر آہستگی سے نماز ادا کرو۔ تاکہ تمہارا دل اور تمہارا دماغ مہبط انوار بنے۔ جن لوگوں کو نماز جلدی جلدی پڑھنے کی عادت ہو انہیں اپنی اصلاح کرنی چاہیئے اور آئندہ کے لئے ایسا کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ مگر بعض سنتیں پڑھنے والے بھی کمال کرتے ہیں۔ لمبی سنتیں مجلس میں شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرائض کی ادائیگی

کے متعلق بھی فرمایا ہے۔ کہ امام اتنی لمبی نماز نہ پڑھائے کہ وہ دوسروں کے لئے تکلیف کا موجب ہو۔ کیونکہ کئی لوگوں کو کئی قسم کی حاجتیں ہوتی ہیں۔ پس لمبی سنتیں پڑھنے والوں کو بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔ پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ لوگ ایسی جگہ سنتیں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جہاں سے دوسروں کو گزرنا ہوتا ہے۔ یہ طریق بھی درست نہیں۔ اگر کسی کو مجلس کے موقع پر لمبی سنتیں پڑھنی ہوں تو اُسے کسی کونے میں جاکر پڑھنی چاہئیں تاکہ نہ اسے تکلیف ہو اور نہ ہی گزرنے والوں کو تکلیف ہو

لوکل انجمن اور خدام الاحمدیہ

فرمایا۔ کل مجھے

ایک شکایت

قادیان سے پہنچی تھی اور آج اسی قسم کی ایک شکایت جماعت دہلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ لوکل انجمن اور خدام الاحمدیہ میں بعض دفعہ کسی معاملہ کے متعلق اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ میں ایک خطبہ میں تفصیل کے ساتھ ان امور کا ذکر کر چکا ہوں میرے نزدیک ان میں اختلاف اور ٹکراؤ کی کوئی وجہ نہیں معلوم نہیں کہ لوگ کس طرح ٹکراؤ پیدا کر بیٹھتے ہیں جو شخص چالیس سال سے کم عمر کا ہے۔ وہ

خدام کا ممبر ہے اور جو اس سے زائد عمر کا ہے وہ انصار اللہ کا ممبر ہے۔

خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض

نوجوانوں کی تربیت اور ان کو کام کرنے کی عادت ڈالنا ہے۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کے نتائج اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت خوشکن اور اچھے نکل رہے ہیں باقی استثنائی صورتیں تو ہر قوم میں ہوتی ہیں۔ اور کوئی قوم کبھی سو فی صدی نیک نہیں ہوتی۔ جو لوگ سست اور کمزور ہوتے ہیں۔ ان کو پیار اور محبت سے سمجھانا چاہیئے۔ لڑنے اور کڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا باقی رہا انجمن کا معاملہ سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قانونی لحاظ سے کام کی ذمہ دار انجمن ہے۔ خدام تو زائد کام کرنے والے ہیں اسی وجہ سے انجمن کے پریذیڈنٹ اور

سیکرٹری کو خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں پر فوقیت حاصل ہے اور ہر خادم انفرادی لحاظ سے

انجمن کے نظام کے تابع ہے

اگر کوئی خادم اپنے آپ کو تابع نہیں سمجھتا تو وہ غلطی پر ہے۔ لیکن خدام الاحمدیہ کو اپنے دائرہ میں ایک حق حاصل ہے۔ اور وہ یہ کہ خدام الاحمدیہ کی حیثیت میں ان کو حکم دینا کسی انجمن کے پریذیڈنٹ کا کام نہیں خدام کو بحیثیت خدام ان کے زعیم یا قائد ہی حکم دے سکتے ہیں۔ ہاں احمدی ہونے کی حیثیت میں پریذیڈنٹ یا سیکرٹری یا دوسرے کارکن جو کام کرانا چاہیں اس کے لئے حکم دے سکتے ہیں۔ اور خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ اس کی تعمیل کریں۔

تحریک وقف جدید کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا پیغام

احباب جماعت کے نام

برادران جماعت احمدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو وعدے "وقف جدید" کی امداد کے لئے آرہے ہیں اُن سے پتہ لگتا ہے کہ شاید چھ روپے سالانہ چندہ انتہائی حد ہے۔ مگر یہ بات غلط ہے۔ اتنی بڑی سکیم کو چلانے کے لئے لاکھوں روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ مگر وہ تو آہستہ آہستہ ہوگا۔ سر دست تو قدم بہ قدم چلا جائے گا۔ جیسے تحریک جدید کا کام قدم بہ قدم چلا ہے۔ لیکن دوستوں کی اطلاع کے لئے میں شائع کرتا ہوں کہ جس کی توفیق ۱۲ روپے سالانہ کی ہو وہ ۱۲ روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ جس کی توفیق پچاس (۵۰ روپے) سالانہ دینے کی ہو۔ وہ ۵۰/- روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ چھ سو شائع ہو چکا ہے اور چھ سو چھ سے سو گنا زیادہ ہے۔ پس جن کو توفیق تھی وہ ۱۲/- روپے لکھوا سکتے تھے ۲۵/- روپے لکھوا سکتے تھے ۵۰/- لکھوا سکتے تھے۔ سو لکھوا سکتے تھے۔ میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالےٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں۔ پہلی تحریک کے وقت پر بھی میں نے چندہ یکدم نہیں بڑھایا تھا پہلے سال میں نے تین سو دیا تھا۔ اس سال گیارہ ہزار لکھوا دیا ہے ممکن ہے اللہ تعالےٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ بیس پچیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جاوے اور ساری جماعت کا مل کر چھ سات لاکھ ہو جاوے اللہ تعالےٰ آپ کو ہدایت دے اور نیک کاموں میں بڑھ بڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے۔ اور آپ کے مالوں میں برکت دے تاکہ آپ بڑھ بڑھ کر دین کے کاموں میں حصہ لیں۔ یہ بھی میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں امیر آدمی ہیں زیادہ دے سکتے ہیں۔ وہاں چھ غریب آدمی مل کر ایک ایک روپیہ ڈال کر چھ روپیہ پورے کر سکتے ہیں۔

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۳ جنوری ۱۹۵۸ء

مطبوعہ الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۵۸ء

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی غرض وغایت

(از مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ربوہ)

(۲)

دنیا اس وقت علمی طور پر سائنسی ایجادات کے لحاظ سے برق رفتاری سے ترقی کر رہی ہے لیکن کیونکہ اس ترقی کے ساتھ ساتھ نہ اللہ تعالےٰ سے سچا تعلق پیدا کیا جاتا ہے اور نہ اس تعلق کے لازمی نتیجہ کے طور پر اس کی مخلوق پر شفقت کی جاتی ہے اس لئے یہ علمی ترقی ہی موجودہ انسانیت کو تباہی کے گڑھے کی طرف دھکیل رہی ہے۔ اور عالمگیر خوف اور حزن کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔

خاکسار ایک دفعہ اعلیٰ تعلیم یافتہ معززین کی ایک مجلس میں شریک تھا مجھ سے یہ سوال کیا گیا کہ آپ دیانتداری سے بتائیں کہ کیا موجودہ ایٹمی دور میں پانچ وقت نماز پڑھنا اور چار پانچ گھنٹے اس عبادت میں خرچ کرنا۔ پھر رمضان میں روزے رکھ کر اپنی قوتِ عملیہ کو کم کرنا ترقی کی طرف لے جائے گا یا تنزل کی طرف۔ کیا وہ قوم شاہراہ ترقی پر دوسروں سے سبقت لے جائے گی جس کے سائنسدان چار پانچ گھنٹے نمازوں میں خرچ کر دیں یا وہ قوم جس کے سائنسدان ان چار گھنٹوں میں ہی دنیا میں نئے انقلاب پیدا کر دیں۔

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب کہ ایڈ منڈ ہلری اور شرپا ٹینسنگ نے تازہ تازہ ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کیا تھا۔ میں نے سوال کرنے والوں سے پوچھا کہ آپ پہلے یہ بتائیں کہ ماؤنٹ ایورسٹ کی یہ مہم جو سر کی گئی ہے سالہا سال اس کے لئے کوشش ہوتی رہی کئی جانیں ضائع ہوئیں۔ لاکھوں روپے صرف ہوئے اور آخر میں یہ پھل ملا کہ دو شخص ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھ گئے کیا یہ امر دنیا کو ترقی کی طرف لے جانے والا ہے یا تنزل کی طرف۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ نئی نئی دریافتیں کرنا۔ نیچر کے چھپے ہوئے راز معلوم کرنا۔ بلندیوں کو سر کرنا۔ یہ بہرحال ترقی کی علامت ہے نہ کہ تنزل کی۔ اس پر میں نے کہا کہ ایک روحانی بلندی بھی موجود ہے۔ اگر اس بلندی سے انسان تعلق پیدا کرے تو ان رازوں سے کروڑوں گنا زیادہ قیمتی راز دریافت ہوتے ہیں لاکھوں گنا زیادہ قیمتی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ دنیا میں اخوت و مساوات پیدا ہوتی ہے۔ جنگ کا خطرہ دور ہوتا ہے اور اس بلندی کا نام جو سب سے بلند اور بڑی ہے اللہ تعالےٰ ہے۔ کیا دنیا کی چھوٹی چھوٹی بلندیوں پر پہنچنے کا نام آپ ترقی رکھتے ہیں اور سب سے بڑی بلندی کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کو آپ تنزل کا موجب قرار دیتے ہیں اصل سوال دراصل یہ ہے کہ کیا واقعی کوئی زندہ خدا موجود ہے جو دنیا کی سب مشکلات کا مداوا کر سکتا ہے اور کیا ان نمازوں اور روزوں سے ہم اس سے تعلق پیدا کر سکتے ہیں۔ اور دنیا کو تباہی سے بچا سکتے ہیں اگر ان سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو واقعی نماز پڑھنا اور روزے رکھنا سب سے بڑی حماقت ہے۔ لیکن اگر ان سوالوں کا جواب اثبات میں ہے۔ تو نماز اور عبادت اور تعلق باللہ سے غفلت کرنا اپنے پاؤں پر خود کلہاڑا مارنے کے مترادف ہے پس حقیقت یہی ہے کہ جب تک دنیا اللہ تعالےٰ کی سچی معرفت حاصل نہ کریگی اور باہم اخوت و مساوات کے جذبات کو اپنے درمیان قائم نہ کرے گی تباہی سے نہیں بچ سکے گی اور خوف و حزن سے دوچار رہے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ میں نے خدام الاحمدیہ کا قیام اس لئے کیا ہے تا تمہیں اسلام کا مغز میسر آ جائے اور اسلام کا مغز وہی ہے جو آیت۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسنٌ۔ الخ۔ میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ سے سچا تعلق اور محبت اور اس کی مخلوق کی خدمت۔ یہی وہ تعلیم ہے جو دنیا میں عالمگیر امن قائم کر سکتی ہے۔

خدمت خلق کو اب ہماری قومی حکومت نے اپنے تعلیمی پروگرام کا لابدی جزو بنانے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ اس امر پر غور کیا کیا جا رہا ہے۔ کہ آئندہ یونیورسٹی کی ڈگریاں انہی طلبا کو دی جائیں۔ جنہوں نے ایک خاص مدت کے لئے کوئی سوشل سروس سرانجام دی ہو۔ اور یہی وہ چیز ہے جو آج سے بائیس برس پہلے سے ہمارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے سامنے رکھی ہوئی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر ہم خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد کو سوچیں اور انہیں اپنانے کی کوشش کریں۔ اس کے پروگرام میں سرگرمی سے حصہ لیں۔ اطاعت و تنظیم کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کریں اس تحریک کی بدولت اپنی بھی تربیت کریں اور اپنے بھائیوں کی بھی۔ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو بطریق احسن پورا کرنا سیکھیں۔ اپنی طاقتوں اوقات اور مالوں کو خدا تعالےٰ کی مخلوق اور اس کے دین کی راہ میں قربان کریں ہر معصیت اور بُری چیز کے انسداد کی کوشش کریں۔ ہر نیکی کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کریں تو واقعی ہم نے خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض کو پورا کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اس قابل ہوں گے کہ آئندہ چل کر جب ملک و قوم اور جماعت کی طرف سے اور بھی اہم ذمہ داریاں ہمارے کندھوں پر پڑ ڈالی جائیں تو ہم انہیں نہایت خوش اسلوبی سے پورا کر دیں۔ اور اسی ٹریننگ اور تربیت کے لئے اس مجلس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے گویا اس تحریک میں شامل ہو کر اس کے نظام کی اطاعت کر کے اور اس کے پروگرام پر عمل کر کے ہم ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جن کا قرآن کریم میں اس طرح ذکر فرمایا گیا ہے۔ الّذین ان مکّنّٰھم فی الارض اقاموا الصّلوٰۃ واٰتوا الزّکوٰۃ و امروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللّٰہ عاقبۃ الامور

(الحج آیت ۴۲)

یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم قومی۔ ملکی و جماعتی اہم ذمہ داریاں ان کے سپرد کریں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور اپنے مالوں۔ جانوں۔ اوقات اور طاقت کو مخلوق خدا پر صرف کریں گے۔ نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بُری باتوں کا انسداد کریں گے اور لوگوں کو ان سے روکیں گے۔ اور سب کاموں کا انجام خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہی ہے۔

پس اگر ہم اسی راستہ پر چل پڑیں۔ جو ہمارے لئے مقرر کیا گیا ہے تو ہمارا انجام یقیناً انہی لوگوں کا ہوگا جن کا اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ہے۔ دنیا اس وقت تباہی کی کنارے پر کھڑی ہے۔ صرف وہی لوگ دنیا کو تباہی سے بچائیں گے اور خود بھی تباہی سے بچیں گے جو ایک طرف اللہ تعالےٰ سے زندہ تعلق قائم کریں گے اور اس تعلق سے لازمی نتیجے کے طور پر اس کی مخلوق میں ہمدردی۔ مساوات و اخوت عدل و انصاف کے جذبات قائم کریں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنے والی اسی عالمگیر تباہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
وہ جو رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

قرآن کریم نے اس آنے والی تباہی اور اس سے بچنے کے طریق کو ایک چھوٹی سی سورۃ میں بیان فرمایا ہے فرماتا ہے:۔

والعصر ان الانسان لفی خسر الّا الّذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصّبر

عصر کے مختلف معانی ہیں۔ ایک معنی دن کے دوسرے حصہ یعنی زوال آفتاب کے بعد کے وقت سے لے کر شام تک کے وقت کے ہیں۔ اس معنی کی رو سے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم آفتاب رسالت محمدیہ کے دوسرے دور کو اس امر کی گواہی کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ دنیا کے بڑے لوگ اور بظاہر متمدن اور مہذب اقوام جو انسانیت کا کامل نمونہ اپنے آپ ہی کو سمجھتی ہیں سب تباہ ہو جائیں گی۔ خسر کے معنی ضلالت۔ خسارہ اور تباہی کے ہوتے ہیں۔

پس معنی یہ ہوئے کہ یہ زمانہ اور اس کے تصرفات اس امر کو ثابت کر دیں گے کہ یہ بڑے آدمی غلط راستے پر چل رہے تھے اور اپنے آپ کو انہوں نے خسارہ اور تباہی میں ڈال دیا۔ سوائے ان لوگوں کے جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں گے۔ اور اس ایمان کے مقتضیات کے مطابق نیک اعمال بھی بجا لائیں گے خود بھی سچائی۔ قربانی اور ایثار کا مظہر ہوں گے اور دوسروں کو بھی ایسا بننے کی تلقین کریں گے خود بھی صبر و استقلال سے ان باتوں پر قائم رہیں گے اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کریں گے۔ اور غور کریں تو خدام الاحمدیہ کا سارا پروگرام اور لائحہ عمل انہی چار شقوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔ خدام کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ قرآن کریم۔ احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالعہ۔ نیز نمازوں کی پابندی اور ان میں متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ سے اپنے اندر اور اپنے بھائیوں کے اندر حقیقی ایمان پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ (باقی)

ولادت

میرے لڑکے عزیزم مولوی بشیر احمد سیالکوٹی کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۶۰/۹/۳ کو ایک اور لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ناصر احمد تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس نومولود کو ہمارے جملہ خاندان اور بالخصوص اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ اور اس کو حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

(حبیب اللہ۔ حبیب کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ)

نوٹ:۔ اس خوشی میں مکرم حبیب اللہ صاحب نے ۲ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر الفضل)

درخواست دعا۔ میرا چھوٹا بھائی رشید احمد مسعود ۔۔۔ ایف ایس سی پارٹ ۔۔۔ بی ایس سی سپلیمنٹری کا امتحان دے رہا ہے احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (لطیف احمد مسعود ۔۔۔)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

سالانہ انتخابات:- قواعد کے مطابق قائد خدام الاحمدیہ کا انتخاب ہر سال اکتوبر کے مہینہ میں ہوتا ہے۔ امسال بھی یہ انتخاب ۷ سے ۱۵ اکتوبر تک ہوں گے۔ انتخاب صرف قائدین اور زعماء کے ہوں گے۔ مجالس ابھی سے ان کے لئے تیاری شروع کر دیں اور کوشش کریں کہ یہ انتخاب مقررہ عرصہ میں ہی مکمل ہو جائیں اور ساتھ ساتھ مرکز میں پہنچ جائیں تا منظوری جلدی بھجوائی جا سکے۔ مرکز میں انتخاب کی رپورٹ بھجواتے وقت اچھی طرح تسلی کر لینی چاہیئے کہ رپورٹ ہر طرح مکمل ہو تا منظوری بھجوانے میں دیر نہ لگے۔ ان انتخابات کی رپورٹ کے لئے مرکز کی طرف سے ایک فارم مقرر ہے جو انشاء اللہ پندرہ ستمبر کے قریب جملہ مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔

تربیتی کلاس

حیدر آباد ڈویژن:- مجالس خدام الاحمدیہ حیدر آباد ڈویژن کی تربیتی کلاس یکم سے ۷ اکتوبر ۱۹۶۰ء حیدر آباد میں منعقد ہو گی۔ متعلقہ مجالس کو اس میں شمولیت کے لئے اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔ حیدر آباد ڈویژن کی جملہ مجالس کو اس میں شامل ہونا چاہیئے۔

مرکز:- مرکزی تربیتی کلاس ۷ سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک منعقد ہو گی۔ جس میں شمولیت کے لئے مجالس اپنے نمائندگان کو ابھی سے تیار رکھیں اور ان کی اطلاع بھجوا دیں۔ یہ اطلاع یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء تک پہنچ جانی ضروری ہے۔ نمائندگان ۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔

سالانہ اجتماع

ہمارا انیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو ربوہ میں منعقد ہو گا۔ اجتماع کے متعلق ضروری تفصیلات بذریعہ سرکلر اور بذریعہ الفضل مجالس کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ مجالس اس سلسلہ میں ضروری تیاری مکمل کریں۔ کوشش کی جائے کہ ہر مجلس کی نمائندگی اس اجتماع میں ضرور ہو۔ نمائندگان کا انتخاب کر کے ان کے ناموں سے مرکز کو جلد مطلع کر دیا جائے۔ نیز آپ کی مجلس کی طرف سے جتنے خدام اجتماع میں شریک ہو رہے ہوں ان کی تعداد سے جلد مطلع فرمائیں۔ چونکہ اجتماع میں شمولیت کے لئے ٹکٹ حاصل کرنا ضروری ہو گا۔ اس لئے ایسی اطلاع جلد آنی چاہیئے تا اس تعداد کے مطابق خدام کی رہائش کا انتظام کیا جا سکے اور انہیں حصول ٹکٹ کے لئے فارم بھجوائے جا سکیں۔ اسی طرح ورزشی اور علمی مقابلوں میں حصہ لینے والے خدام کی فہرست بھی جلد تر آ جانی ضروری ہے۔

شعبہ مال

(۱) شوریٰ ۱۹۵۹ء خدام الاحمدیہ کے فیصلہ کے مطابق چونکہ ریزرو فنڈ خدام الاحمدیہ کی بقیہ رقم وصول ہو چکی ہے لہٰذا مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ریزرو فنڈ مرکزیہ کے لئے کوئی رقم وصول نہ کی جائے۔

(۲) خدام الاحمدیہ کے بقایاجات کی وصولی کے لئے مجالس خدام الاحمدیہ یکم اکتوبر سے ۷ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک ہفتہ وصولی بقایاجات منائیں۔ اور کوشش کریں کہ اس عرصہ میں گذشتہ تمام بقایاجات وصول ہو جائیں۔ قائدین اضلاع و علاقائی اس امر کی خاص طور پر نگرانی کریں کہ یہ ہفتہ پوری طرح کامیاب ہو۔ اس سلسلہ میں مناسب ہو گا کہ ضلع وار قیادت دو دو موزوں خدام پر مشتمل وفد قریبی دیہاتی مجالس میں بھجوا کر کام کی نگرانی کرائیں۔ دیہاتی مجالس سے نقدی کے علاوہ جنس کی شکل میں بھی وصولی کی جا سکتی ہے۔ قائدین اس کے لئے ابھی پروگرام ابھی سے بنا لیں اور مرکز کو بھی اس سے مطلع فرمائیں۔

مجلس لاہور

مجلس اطفال الاحمدیہ لاہور کا سالانہ اجتماع مؤرخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۰ء بروز اتوار مسجد دارالذکر میں صبح ۸½ بجے ہو رہا ہے۔ جس میں تلاوت قرآن کریم۔ نظم اور دیگر تقریری مقابلے ہوں گے۔ مجالس اطفال الاحمدیہ لاہور کے جملہ اطفال وقت مقررہ پر پہنچ کر شامل ہوں۔ اگر بچوں کے والدین اور مربیان بھی تشریف لائیں تو کارکنان کی حوصلہ افزائی ہو گی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فذکر ان نفعت الذکریٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

"بار بار بتانے کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے کہ جن لوگوں نے پہلے نہیں سنا تھا وہ اب سن لیں اور پھر بسا اوقات سستی اور غفلت ہو جاتی ہے اور دوبارہ بیان کرنے سے انسان کو موقع مل سکتا ہے کہ وہ سستی اور غفلت کو ترک کر کے بیدار ہو جائے اور اس طرف توجہ ہو جائے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ مقصد کے پیش نظر وعدہ کنندگان کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ جو دوست ابھی تک اپنا وعدہ ۲۰ ادا نہیں کر سکے وہ کوشش کر کے جلد از جلد موعودہ رقم ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

میرے والد ماجد کی وفات

(از حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد نزیل ملتان)

خاکسار کے والد حافظ شاہ محمد صاحب ساکن خانووال ضلع گجرات مؤرخہ ۲۵ اگست ۶۰ء کو بعمر یکصد چند سال لاہور میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ والد مرحوم کو میرے چھوٹے بھائی چوہدری محمد حسین صاحب بغرض علاج گاؤں سے لاہور لائے تھے لیکن وہ دوسرے دن ہی راہگرائے عالم جاودانی ہو گئے۔ مرحوم نقیر منش اور مرنجاں مرنج طبیعت کے انسان تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مصدق اور آپ کو خدا تعالیٰ کے پیارے یقین کرتے تھے۔ خاکسار ایک ماہ گذرا گاؤں میں ان کے علاج معالجہ کے لئے گیا طبیعت سنبھل گئی۔ تو واپس چلا آیا۔ لیکن یہ مرض کا حملہ جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ کو حضرت اقدس خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے دلی عقیدت تھی اور بارہا قادیان سالانہ جلسہ اور دوسرے مواقع پر حاضر ہوتے رہے۔ ہم چاروں بھائیوں کے احمدیت قبول کر لینے اور نیز ان کی ہر طرح کی خدمت میں جان و دل سے کوشاں رہنے کو بار بار لوگوں کے سامنے بطور احسان الٰہی ذکر کرتے اور کہتے کہ میں بڑا خوش نصیب ہوں کہ مجھے ایسی نیک اور خدمت گذار اولاد اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی حسنات الدنیا سے نوازا۔ حالانکہ آپ نے اپنے والد کی جائیداد سے ایک حبہ نہ پایا تھا۔ اللہ تعالیٰ حسنات آخرت سے نوازے۔ خاکسار محض للہ ہمدردی رکھنے والے بزرگوں سے التماس ہے کہ وہ میرے والد کی مغفرت کے لئے ضرور دعا فرمائیں۔ میں بروقت اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے ان کی تجہیز و تکفین میں بھی شامل نہیں ہو سکا۔ اور ملتان میں قیام کی وجہ سے مجھے آٹھ روز بعد ان کی وفات کی اطلاع ملی ہے۔

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

مؤرخہ ۵ ستمبر بروز پیر بوقت ۸½ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر بمقام مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے "اخلاق فاضلہ" کے موضوع پر مرزا محمد سلیم اختر صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق "صحائف قرآن میں بشارات" کے موضوع پر مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائیلپوری کی تقریر ہوئی۔ آپ نے صحائف قرآن کی تاریخ بیان کی اور نہایت عمدگی سے اس انکشافِ جدیدہ کو سامعین کے ذہن نشین کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے "احسانات بجراز اسلام ادیان پر" کے موضوع پر مکرم مولوی شیخ عبد القادر صاحب مربی جماعت لاہور نے جامع تقریر کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے "اقتداری معجزات" کے موضوع پر مکرم سید بہاول شاہ صاحب نے تقریر کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعت بزبان فارسی ؎

"عجب نوریست درجان محمدؐ — عجب لعلیست درکان محمدؐ"

ملک عبد الخالق صاحب رہتاسی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بعض اور نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء و امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لاہور نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اعلےٰ و ارفع کو واضح کیا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام (مسیح موعودؑ) کی نظر میں"۔ حاضرین اس تقریر سے خاص طور پر بہت متاثر ہوئے۔

مکرم ملک فضل کریم صاحب بی۔اے صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کی اہمیت بیان کی۔ سیکرٹری جلسہ نے سامعین، مقررین، ناظمین اور منتظمین اور حکام کا شکریہ ادا کیا۔ نوٹ:- مستورات کے لئے باپردہ نشست کا انتظام تھا۔ جلسہ گاہ میں مختلف قطعات اور جھنڈیاں آویزاں تھیں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

درخواست دعا

عزیزی ظفر محمود چیمہ جنرل سیکرٹری مجلس اطفال راولپنڈی بیمار ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(ریاض احمد ناظم اطفال احمدیہ راولپنڈی)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں - اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں -

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۸۰۵ میں مسمی عطاء الرحمٰن ولد ماسٹر مولا بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۹ برس تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت کرتا ہوں - تفصیل مندرجہ ذیل ہے - (۱) claim کلیم جو منظور شدہ ہے اور گورنمنٹ نے اس کے دینے کا وعدہ کیا ہے - ۶۲۶۰/- روپے (یہ رقم وصول نہیں ہوئی)

(۲) زمین محلہ دار النصر ۴ مرلہ قیمت اندازاً ۱۲۰/- (۳) نقد جمع شدہ ۱۱۰۰/- روپے کل ۷۴۸۰/- روپے - میں اس رقم کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اور میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ میری جو جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی حقدار ہو گی - اس کے علاوہ میری ماہوار تنخواہ ۴۴۲/- روپے ہے جو نصرت گرلز کالج سے وصول کرتا ہوں اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں - اس کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا -

عطاء الرحمٰن لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ مورخہ ۱۷/۷/۶۰

گواہ شد عبد الحق شاکر واقف زندگی تحریک جدید - ربوہ مورخہ ۱۷/۷/۶۰

گواہ شد محمد سعید انصاری بورنیو -

نمبر ۱۵۸۰۶ میں نذیر احمد سلیم ولد غلام رسول قوم ڈرائیچ جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت نومبر ۱۹۵۹ء ساکن رجوعہ ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ جولائی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں - کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ موجود ہیں - میرا گزارہ میری ماہوار آمد مبلغ ۱۶۵/- روپے پر ہے - میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا - جو بھی جائیداد اپنی زندگی میں پیدا کروں اس کی دفتر کو اطلاع دیتا رہوں گا - نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو گا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی -

نذیر احمد سلیم بقلم خود

(بحروف انگریزی) نذیر احمد سلیم المختار لمیٹڈ - پوسٹ بکس نمبر ۴۹۰۰ کراچی ۲

گواہ شد عبد الستار ولد چوہدری غلام نبی وصیت ۱۵۱۷۰

(بحروف انگریزی معرفت کوئنز روڈ کورٹ وکٹوریہ روڈ کراچی ۳)

گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ولد چوہدری کرم دین جٹ وینس ربوہ حال کراچی -

نمبر ۱۵۸۰۷ میں سردار بیگم زوجہ چوہدری فتح عالم صاحب قوم گوجر کھٹانہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھاروال ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری جائیداد حسب ذیل ہے - حق مہر وصول شدہ مبلغ پانچ صد ۵۰۰/- روپے زیور طلائی کینٹھ وزنی چار تولہ قیمتی ۴۴۰/- روپے دو وینی طلائی وزنی چار تولے قیمتی ۴۴۰/- روپے مرکیاں طلائی دو تولے قیمتی ۲۲۰/- روپے کانٹے ۱½ تولہ قیمتی ۱۵۰/- روپے زیور چاندی توڑے چالیس تولے قیمتی ۵۳/- روپے سانٹاں وزنی تیس تولے قیمتی ۴۰/- روپے میں اس کل جائیداد قیمتی ۱۸۶۳/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر میری وفات کے وقت کوئی زائد جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی - اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کر دوں تو اس قدر رقم میرے حصہ وصیت سے منہا سمجھی جائے گی - العبد نشان انگوٹھا سردار بیگم زوجہ چوہدری فتح عالم صاحب ساکن دھاروال ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات گواہ شد نور الدین بقلم خود سیکرٹری وصایا - گواہ شد چوہدری فتح عالم بقلم خود خاوند موصیہ

سائنسی کام میں رابطہ پیدا کرنے کیلئے قومی ادارہ قائم کیا جائے

سائنس کمیشن کی سفارش - رپورٹ کی جانچ پڑتال کیلئے چار رکنی کمیٹی کا تقرر

راولپنڈی ۹ ستمبر صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے سائنسی کمیشن کی رپورٹ وصول کرتے وقت ملک کی ترقی کے لئے سائنسی ... کو زبردست ... اور نوجوانوں کے لئے ٹیکنیکل تعلیم دینے پر زور دیا ہے - کمیشن نے اس امر پر زور دیا ہے ... صنعتی اداروں بالخصوص یونیورسٹیوں اور حکومت کے زیر اہتمام چلنے والے اداروں کے سائنس دانوں کا آپس میں گہرا تعاون ہونا چاہئے -

سائنسی کمیشن کی رپورٹ صدر مملکت کی خدمت میں مسٹر ابو القاسم خان وزیر صنعت نے پیش کی تھی جو کمیشن کے صدر بھی ہیں - صدر مملکت نے کہا اس وقت صلاحیت رکھنے والے جو پاکستانی سائنس دان اور انجینئر دوسرے ملکوں میں کام کر رہے ہیں حکومت یہ چاہتی ہے کہ وہ پاکستان واپس آ کر اپنے وطن کی خدمت کریں - آپ نے کہا ایسے چند ایک صلاحیتوں والے افراد ملک میں ایسی فضا پیدا کر سکتے ہیں جس میں ہمارا ملک سائنسی میدان میں تیزی کے ساتھ قدم بڑھانے لگے -

صدر نے کمیشن کی رپورٹ کی وصولی کے بعد چار ارکان پر مشتمل کابینہ کی ایک سب کمیٹی کا اعلان کیا جو کمیشن کی سفارشات کی جانچ پڑتال کرے گی اور اس کے بعد کابینہ کو اپنے ردعمل کے بارے میں رپورٹ پیش کرے گی - یہ سب کمیٹی مسٹر ابو القاسم خان وزیر صنعت - مسٹر محمد شعیب وزیر خزانہ - مسٹر حبیب الرحمٰن وزیر تعلیم اور بحالی اینڈ اور قومی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو پر مشتمل ہے - کمیشن کی چند بڑی بڑی سفارشات حسب ذیل ہیں -

(۱) صنعت، ادویات، زراعت، ایٹمی طاقت اور آبپاشی کے میدانوں میں سائنسی تحقیقات کے لئے خود مختار ریسرچ کونسلیں قائم کی جائیں -

(۲) ملک بھر میں جو سائنسی ساعی عمل میں آ رہی ہیں

. . . .

ان سب کو مربوط اور منضبط کرنے کے لئے ایک قومی ادارے کا قیام - یہ قومی ادارہ مرکزی حکومت اور سائنس دانوں کے درمیان سب سے بڑا رابطہ ہو گا - اسی طرح یہ ادارہ ملک کے دوسرے سائنسی اداروں میں بھی بہتر رابطے کا کام دے گا -

کمیشن نے پروفیسر عبد السلام کے مشورے سے بھی اچھا خاصا استفادہ کیا - وہ اس وقت لندن یونیورسٹی میں طبیعات کے پروفیسر ہیں - پروفیسر صاحب نے کمیشن کے غور و خوض میں حصہ لیا اور مفید تجاویز پیش کیں -

ادائیگی کا توازن موافق ہوتا جا رہا ہے

کراچی ۹ ستمبر وزارت تجارت نے پاکستان کی غیر ملکی تجارت سے متعلق جو رپورٹ شائع کی ہے اس کے مطابق پاکستان نے گذشتہ سال ۱۹۵۸ء کے مقابلہ میں گیارہ کروڑ دو لاکھ روپے کی مالیت کی زیادہ اشیاء برآمد کیں اور بیس کروڑ اسی لاکھ روپے کی مالیت کی کم اشیاء درآمد کیں - غیر موافق توازن تجارت کی مالیت کم ہو کر ستاسی کروڑ ستائیس لاکھ روپے ہو گئی ہے پاکستان کا توازن تجارت . . . . .

جن ممالک میں غیر موافق رہا ہے ان میں سب سے کم رہا ہے -

کانگو کے متعلق خروشیف کی تقریر

ماسکو ۹ ستمبر - مسٹر خروشیف وزیر اعظم روس نے کہا ہے کہ کانگو کے خلاف سازش درحقیقت سارے افریقی ملکوں کے خلاف سازش کی حیثیت رکھتی ہے

مسٹر خروشیف کریملن میں صدر گنی کے اعزاز میں دی گئی دعوت میں تقریر کر رہے تھے - آپ نے کہا مغربی طاقتیں ناحق روس کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہی ہیں - حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ افریقی عوام نے اپنے براعظم سے یورپی اقوام کو باہر کرنے کا عزم کر لیا ہے -

ضروری اعلان

مندرجہ ذیل صاحبان ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے ملازم نہیں رہے اس لئے پبلک مطلع رہے -

(۱) چوہدری غلام غوث سابق ٹیکس سپرنٹنڈنٹ و ہیڈ کلرک -

(۲) چوہدری عنایت اللہ سابق سیکرٹری و اکاؤنٹنٹ (۳) ملک نصیر الدین سابق صدر محرر اور ڈیکسپنسر (۴) سید عبد المعبود شاہ سابق صدر محرر (۵) محمد ادریس سابق چپڑاسی (۶) ممتاز احمد سابق ٹیکس کلکٹر

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

ہاکی میں بھارت کے بالمقابل پاکستان کی شاندار فتح

(بقیہ صفحہ اوّل)

پاکستان نے کھیل شروع ہونے کے پہلے ہی منٹ میں بھارت پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے تھے اوٹ سائیڈ رائیٹ مطیع اللہ کی طرف سے ابتدا ہی میں جو پاس دیا گیا تھا۔ اگر وہ نوں دائیں اور سنٹر فارورڈ اسے کھو نہ دیتے تو فی الفور ایک گول ہو جاتا۔ پانچویں منٹ پر پاکستان کو ایک لانگ کارنر اور اس کے بعد ایک شارٹ کارنر ملا۔ لیکن اس کو بھی گول کرنے میں کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن پاکستان کے زبردست حملوں کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔ چنانچہ بھارت کے گیارہ میں سے دس کھلاڑی دفاعی پوزیشن اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ساتویں منٹ پر پاکستان کے سنٹر فارورڈ وحید نے خطرناک قسم کا ایک شارٹ مارا۔ لیکن بھارتی گول کیپر لکشمن اسے روکنے میں کامیاب ہو گیا۔ دسویں منٹ میں بھارت نے پاکستان پر ایک جوابی حملہ کیا چنانچہ سنٹر فارورڈ جسونت سنگھ نے پورے زور سے شارٹ مارا۔ لیکن گیند پاکستانی گول کے بالکل قریب زمین سے اچھل کر بیچ سے باہر جا گیا۔ اس واقعہ کے بعد پاکستان کو زبردست کامیابی کے حصول کے لئے زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑا چنانچہ بارھویں منٹ پر انسائیڈ لفٹ نصیر نے اوٹ سائیڈ رائیٹ نور عالم کے پاس سے فائدہ اٹھا کر ایسی ہٹ ماری کہ بھارتی گول کیپر لکشمن اسے روکنے میں ناکام رہے۔ اس واقعہ کے دو منٹ بعد انسائیڈ لفٹ نصیر کو پھر آؤٹ سائیڈ رائیٹ نور عالم کا پاس ملا۔ اور قریب تھا کہ وہ ایک اور گول کرنے میں کامیاب ہو جاتے لیکن بھارتی کھلاڑی چوکس تھے۔ پال سنگھ ہٹ لگا کر گیند کو خطرے کے علاقے سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔ تیسویں منٹ میں بھارت کو اور گول ہوتا ہوتا رہ گیا۔ اس موقع پر فل بیک چمن لال اپنی ٹیم کو گول سے بچانے میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے بال کو خطرے کے علاقے سے باہر نکال دیا ستائیسویں منٹ میں بھارت نے بدلہ لینے کی زبردست کوشش کی۔ بھارت کے ان سائیڈ لفٹ اودھم سنگھ نے آؤٹ سائیڈ لفٹ بھولا کو پاس دیا۔ آخرالذکر نے ہٹ لگا کر گول کرنے کی کوشش کی۔ لیکن پاکستان کے گول کیپر نے پیڈ کی مدد سے اسے روک لیا۔ ہاف ٹائم ختم ہونے میں تین منٹ باقی تھے کہ پاکستانی کیپٹن حمیدی کو اپنے ہی ایک ساتھی کی ہٹ کی وجہ سے سخت چوٹ لگی وہ میدان سے باہر چلے گئے۔ لیکن ایک منٹ بعد واپس آ گئے۔ تا کھیل جاری رکھ سکیں۔

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۰ ستمبر کے ایڈیٹوریل میں کالم ۳ میں جو خط مولانا ابوالحسن صاحب ندوی کا نقل کیا گیا ہے اس کے شروع میں ہی "یاد آوری" کے آگے یہ عبارت درج ہونے سے رہ گئی ہے "کا شکر گزار ہوں۔ "الفضل" میری نظر سے نہیں گذرتا۔ مولانا عبدالماجد صاحب نے وہ پرچہ بھیج دیا تھا جس میں کتاب پر افتتاحیہ تھا اور جس کا عنوان تھا "انداز تحقیق" اس کے بعد کوئی پرچہ میری نظر سے نہیں گذرا۔ دونوں باتوں کے متعلق عرض ہے کہ:۔

۱۔ یہ واقعہ کہ عربی کتاب "القادیانی والقادیانیۃ" جس کا ترجمہ "قادیانیت" ہے سے پہلے مجھے براہ راست قادیانی لٹریچر کے مختصر سے مختصر مطالعہ کا بھی موقعہ نہیں ملا۔ اور کبھی ذوق آمادہ نہ ہوا کہ مرزا صاحب یا ان کے متبعین کی کوئی کتاب پڑھوں۔ یہ "مقتوال" صرف اس کتاب کی تالیف کی ضرورت سے سر کرنا پڑا اور بلا مبالغہ (۳) ہزاروں صفحات پڑھے۔ مرزا صاحب کی کوئی اہم کتاب مطالعہ سے باقی نہیں رہی۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ میرے ذاتی مطالعہ اور فکر کا نتیجہ ہے اور ہزاروں صفحات کا خلاصہ۔ القادیانیۃ ثورۃ علی النبوۃ المحمدیہ کوئی مستقل"

احباب تصحیح فرمالیں۔

دعائے مغفرت

چوہدری رحمت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موہان ضلع سیالکوٹ کا بیٹا منشی وارث احمد مورخہ ۶/۹/۶۰ کو ڈوب کر فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور مرحوم کے ورثاء کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

رشید احمد سلیم معلم وقف جدید
(حلقہ بہلول پور ضلع سیالکوٹ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴